بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم:

1: بعض لوگ رجب کی مختلف تاریخوں میں روزے رکھنے کا اہتمام کرتے ہیں، اور روزوں کی مختلف فضیلتیں بیان کرتے ہیں، ایک جگہ سنا تھا کہ رجب کے پہلے دن روزہ رکھنے سے تین سالوں کے گناہ معاف ہوتے ہیں، دوسرے دن دو سالوں کے اور تیسرے دن روزہ رکھنے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں، اور پھر ہر دن کے روزے کا ثواب ایک مہینے کے برابر ہے، کیا ایسی کوئی حدیث ہے؟

2: ان دنوں میں روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

3: رجب کے کونڈوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

4: اگر کسی خاص چیز کو ایصالِ ثواب کیلئے مخصوص نہ کیا جائے، بلکہ جو میسر ہو اسے ہی ایصال ثواب کے طور پر دیدیا جائے یا یاسین وغیرہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا جائے، البتہ سہولت کی خاطر 15 یا 22 رجب تاریخ متعین کرلیں تو کیا حکم ہے؟

5: امام جعفر صادقؒ کی پیدائش اور وفات کس مہینے میں ہوئی تھی، مختلف باتیں سننے میں آئی ہیں، صحیح تاریخ کیا تھی؟

6: نبی اکرم ﷺ کو معراج کا سفر کس تاریخ کو کرایا گیا؟

سائل: عبداللہ

پتہ: نزد مبارک مسجد سیالکوٹ

فون نمبر: 0321-6438936

(جواب منسلک ہے)

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۷۰/۲۰۶۱

مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

(۲،۱)---مذکورہ روایت علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب "الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر"میں نقل کی ہے،لیکن یہ روایت حضراتِ محدثین کے نزدیک بہت زیادہ ضعیف ہے،لہٰذا اس فضیلت کی بناء پر روزہ نہ رکھنا چاہیے،ویسے عام نفل روزہ کی طرح روزہ رکھنا درست ہے۔

الجامع الصغير من حديث البشير النذير – (٢ / ٤٤)

٥٠٥١- صوم أول يوم من رجب كفارة ثلاث سنين، والثاني كفارة سنتين، والثالث كفارة سنة، ثم كل يوم شهرا

أبو محمد الخلال في فضائل رجب عن ابن عباس (ض)

السنن والمبتدعات – (١ / ١٤٢) لمحمد عبد السلام خضر الشقيري

وحديث ' صوم أول يوم من رجب كفارة ثلاث سنين والثاني كفارة سنتين ، والثالث كفارة سنة ، ثم كل يوم شهراً ' ذكره في الجامع عن الخلال **وضعفه** ، وقال شارحه : **وإسناده ساقط** .

فيض القدير – (٤ / ٢٧٧) للعلامة محمد عبد الرؤوف المناوي

(صوم أول يوم من رجب كفارة ثلاث سنين والثاني كفارة سنتين والثالث كفارة سنة ثم كل يوم شهرا) أي صوم كل يوم من أيامه الباقية بعد الثلاث يكفر شهرا(أبو محمد الخلال في فضائل رجب عن ابن عباس) **حديث ضعيف جدا** قال ابن الصلاح وغيره : **لم يثبت في صوم رجب نهي ولا ندب،وأصل الصوم مندوب في رجب وغيره** وقال ابن رجب : لم يصح في فضل صوم رجب بخصوصه شئ عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا عن أصحابه. قال المصنف : وأمثل ما ورد في صومه

(۳)---رجب کے کونڈوں کی رسم بے اصل، من گھڑت اور بدعت ہے، شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں، اس سے احتراز کرنالازم ہے۔(ماخذہٗ التبویب ۱۴۶۵/۶۳)

دار الافتاء

(جاری ہے---)

(۴)۔۔۔ایصالِ ثواب کیلئے مذکورہ تاریخوں کو سہولت کی خاطر بھی متعین کرنا درست نہیں؛ کیونکہ ان دنوں میں خاص طریقہ سے ایصالِ ثواب کرنا اور اس کا التزام کرنا اہل بدعت کا شعار بن چکاہے، اور ایسا کرنے سے ان کے ساتھ مشابہت ہوگی۔(مستفاد من امداد السائلین ص۱۴۶ج۱)

(۵)۔۔۔ صحیح تاریخ معلوم نہیں۔

(٦)۔۔۔ صحیح اور راجح تاریخ معلوم نہیں۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

١٣/رجب المرجب/١٤٤٠ھ

٢١/مارچ/٢٠١٩ء

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٣/رجب المرجب/١٤٤٠ھ

٢١/مارچ/٢٠١٩ء

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

/رجب المرجب/١٤٤٠ھ

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٤/رجب المرجب/١٤٤٠ھ